72214 ـ کرنسی کی تجارت کا حکم

سوال

کرنسی کی تجارت کا حکم کیا ہے ؟
کیا مارکیٹ ریٹ کے مطابق ایك کرنسی سے دوسری کرنسی فروخت کرنے کی نتیجہ میں حاصل ہونے والا نفع جائز ہے ؟
یہ بھی بتائیں کہ مثلا اگر میں ایك ہزار ریال کو یورو میں تبدیل کرواں اور پھر اسی وقت انہیں ڈالر میں تبدیل کروا کر پھر اس کے ریال لے لوں تو کیا یہ جائز ہوگا، کیونکہ میرے پاس اس طرح ایك ہزار دس ریال آ جائینگے، جو کہ عالمی کرنسی کے ریٹ پر اعتماد کرتے ہوئے ایسا ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جو طریقہ آپ نے سوال میں بیان کیا ہے اس طریقہ سے کرنسی کا ایك شرط پر كاروبار کرنا جائز ہے، وہ یہ کہ کرنسی اسی وقت مجلس عقد میں ہی اپنے قبضہ میں کر کے وصول کی جائے.

لہذا ریال کو یورو کے ساتھ اس شرط پر فروخت کرنا جائز ہوگا جب ایك دوسرے کو مجلس کے اندر ہی لیے دیے جائیں، اور اس کے بعد یورو کو ریال میں بھی بدلا جا سکتا ہے لیکن شرط وہی ہے کہ اسی وقت لیے دیے جائیں، تو اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا نفع جائز ہوگا، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" سونا سونے کے بدلے، اور چاندی چاندی کے بدلے، اور گندم گندم کے بدلے، اور جو جو کے بدے، اور کھجور کھجور کے بدلے، اور نمك نمك کے بدلے ایك دوسرے کی مثل اور برابر برابر ہاتھوں ہاتھ، اور جب یہ اصناف مختلف ہوں تو پھر جب یہ نقد ہوں تو جس طرح تم چاہو فروخت کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1587).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" کرنسی چینج کے كاروبار میں شرط یہ ہے کہ مجلس عقد میں کرنسی اپنے قبضہ میں لی جائے، اور کچھ کرنسی

وصول کرلینی اور کچھ بعد میں لینی جائز نہیں، کیونکہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب یہ اصناف مختلف ہوں تو پھر جب ہاتھوں ہاتھ ہو تو تم جس طرح چاہو فروخت کرو " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 458).

واللہ اعلم .